معاشی مسائل......لمحہ فکریہ

وجیہہ نجم

پاکستان، جنوبی ایشیا کے قلب میں واقع، ایک ایسی سرزمین ہے جو نہ صرف قدرتی حسن سے مالا مال ہے بلکہ بے پناہ وسائل اور جغرافیائی سیاسی پوزیشن کے حوالے سے ایک اہم ملک ہے، جو جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا، اور مشرق وسطیٰ کو ملاتا ہے اور علاقائی تجارت، ثقافتی تبادلے کے لیے ایک گیٹ وے پیش کرتا ہے۔ ان سب کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ پاکستان نے اپنے قیام کے بعد سے لیکر آج تک بے شمار چیلنجز کا سامنا کیا ہے اور آج پاکستان کو بڑھتی ہوئی افراط زر، بڑے پیمانے پر تجارتی خسارے اور غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی کے باعث شدید معاشی بحران کا سامنا ہے۔ پاکستان کے موجودہ معاشی بحران میں بہت سے عوامل کارفرما ہیں جن میں ناقص گورننس، بدعنوانی، سیاسی عدم استحکام اور ساختی اصلاحات کا فقدان شامل ہیں۔ کوویڈ 19 وبائی امراض کی وجہ سے پاکستان میں معاشی صورتحال مزید خراب ہوگئی ہے، جس کی وجہ سے

برآمدات میں کمی، کم ٹیکس محصولات اور صحت عامہ کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔

حکومت پاکستان نے معاشی بحران سے نمٹنے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں جن میں آئی ایم ایف سے مدد حاصل کرنا، کفایت شعاری

کے اقدامات پر عمل درآمد اور معاشی ترقی کو فروغ دینے کے مقصد سے متعدد بنیادی ڈھانچے کے منصوبے شروع کرنا شامل ہیں۔تاہم، بہت سے ماہرین اقتصادیات کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات پاکستانی معیشت کے ڈھانچہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں، اور پائیدار اقتصادی ترقی کے حصول کے لئے مزید بنیادی اصلاحات کی ضرورت ہے۔

اس وقت پاکستان کے پاس ایک ماہ سے بھی کم مالیت کے زرمبادلہ کے ذخائر ہیں اور وہ آئی ایم ایف سے 1.1 بلین ڈالر کے بیل آوٹ پیکج کا انتظار کر رہا ہے جو مالیاتی پالیسی ایڈجسٹمنٹ سے متعلق مسائل کی وجہ سے نومبر سے تاخیر کا شکار ہے۔ ایسے میں پاکستان کے سابق وزیر اعظم کی گرفتاری اور ان کی پارٹی کی طرف سے ملک گیر احتجاج کی کال نے اقتصادی بحران سے نبرد آزما ایٹمی ہتھیاروں سے لیس ملک کے لیے ایک اور دھچکا پیش کیا ہے۔220 ملین آبادی پر مشتمل جنوبی ایشیائی ملک کے پاس ڈالر ختم ہو رہے ہیں، افراط زر 36 فیصد سے زیادہ چل رہا ہے اور آئی ایم ایف سے متوقع بیل آوٹ مہینوں کی تاخیر کا شکار ہے۔جس کے باعث صنعتی سرگرمیاں عملی طور پر رک گئی ہیں کیونکہ مرکزی بینک نے مہنگائی سے لڑنے کے لیے شرح سود کو ریکارڈ 21 فیصد تک بڑھا دیا ہے، جس سے پہلے سے زیادہ بے روزگاری اور غربت بڑھ رہی ہے۔المیہ تو یہ ہے کہ خوراک کی تقسیم کے مراکز میں بھگدڑ مچنے سے بہت سی خواتین اور بچے ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ خوراک کی مہنگائی 40 فیصد کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔

علاوہ ازیں گزشتہ سال کی گرمی کی لہر اور تباہ کن سیلاب اس بات کی یاددہانی ہیں کہ موسمیاتی تبدیلی سے پیدا ہونے والی آفات پاکستان کے ترقیاتی عزائم اور غربت کو کم کرنے کی صلاحیت کو نمایاں طور پر پس پشت ڈال رہے ہیں۔ان آفات کی وجہ سے 1,700 سے زیادہ اموات ہوئیں اور 80 لاکھ سے زیادہ لوگ بے گھر ہوئے۔انفراسٹرکچر، اثاثوں، فصلوں اور مویشیوں کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے، جس میں 30 بلین ڈالر سے زیادہ کا معاشی نقصان ہوا ہے۔

دیگر عوامل کے ساتھ دہشت گردی نے بھی پاکستان کی معیشت پر کثیر جہتی اثرات مرتب کیے ہیں، جس کے نتیجے میں دفاعی اخراجات میں اضافہ، غیر ملکی سرمایہ کاری اور تجارت میں کمی، انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچا، برین ڈرین، اور غیر ملکی امداد کے حصول میں چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ پاکستان میں معاشی استحکام، سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور پائیدار ترقی کو فروغ دینے کے لیے دہشت گردی سے نمٹنے اور حفاظتی اقدامات کو بہتر بنانا بہت ضروری ہے۔

الغرض ماہرین اقتصادیات طویل عرصے سے یہ دلیل دیتے رہے ہیں کہ پاکستان کو کم ٹیکس بیس، غیر موثر سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور کمزور ریگولیٹری ماحول جیسے دیرینہ مسائل کو حل کرنے کے لئے ڈھانچہ جاتی اقتصادی اصلاحات کرنے کی ضرورت ہے۔اس کے

علاوہ پاکستان ایسی مالیاتی پالیسیوں پر عمل کر سکتا ہے جو بجٹ خسارے کو کم کرنے، ٹیکس محصولات کی وصولی میں اضافہ اور بیرونی قرضوں پر انحصار کو کم کرنے میں مدد دیں گی۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک آف پاکستان مانیٹری پالیسی ایڈجسٹمنٹ جیسے شرح سود میں تبدیلی، قرضوں میں توسیع کے اقدامات یا ریزرو کی ضروریات کے مطابق ایڈجسٹمنٹ کر سکتا ہے۔

پاکستان کی برآمدات میں اضافے سے زرمبادلہ کی آمدنی پیدا کرنے اور درآمدات پر ملک کا انحصار کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے جس سے کرنٹ اکاؤنٹ خسارے پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔ اس میں برآمدی ٹیکس میں چھوٹ، یا تجارتی بنیادی ڈھانچے میں زیادہ سرمایہ کاری جیسی پالیسیاں شامل ہو سکتی ہیں۔ پائیدار اقتصادی ترقی کے حصول کے لیے پاکستان سرمایہ کاری کے ماحول کو بہتر بنا کر اور سرمایہ کاری کی راہ میں حائل

رکاوٹوں کو کم کر کے مزید غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کر سکتا ہے اور ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کر سکتا ہے۔ کہ معاشی ترقی کے لیے سیاسی استحکام ایک اہم عنصر ہے، کیونکہ حکومتی پالیسیوں کے بارے میں غیر یقینی صورتحال سرمایہ کاری میں رکاوٹ بن سکتی ہے اور ترقی کی حوصلہ شکنی کر سکتی ہے۔ سیاسی عدم استحکام کی وجوہات سے نمٹنے اور مستحکم سیاسی ماحول کو یقینی بنانے سے معاشی ترقی کو فروغ دینے میں مدد مل سکتی ہے۔